یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

Registered No. L 352

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR.

لہ الحمد

اہلحدیث

امرتسر ۱۹ صفر سنہ ۱۳۲۲ ہجری مطابق ۶ مئی سنہ ۱۹۰۴ء یوم جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) حمایت اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	۸
والیان ریاست سے	۵
روسا اور جاگیرداروں سے	۴
عام خریداروں سے	۲

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے نمونہ کا پرچہ مفت بیرنگ ڈاک الیس

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہوں گی۔
اشتہارات کی بابت بذریعہ خط وکتابت مینیجر سے فیصلہ ہو سکتا ہے۔ جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مینیجر ہونی چاہیے ہر خریدار کو نمبر خط لکھنا ضروری ہے

اہلحدیث کی ترقی قابل تقلید فیاضی

پچھلے نمبر میں ہم نے توکلا علی اللہ اعلان کر دیا ہے کہ ستائیسویں نمبر سے بارہ صفحوں پر شائع ہوا کریگا انشاء اللہ گو موجودہ حالت اس بوجھ کی متحمل نہ تھی مگر چونکہ مخلص دوست سخت اصرار کرتے تھے اسلئے ایسا کرنا ہی مناسب سمجھا گیا ہمنے نمبر ۲۰ میں اہلحدیث کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے یہ بھی لکھا تھا کہ اہلحدیث کی ترقی کیلئے یہ بھی ایک طریق ہے کہ اصحاب خیر کم وسعت شائقین اور طلبا کے نام اخبار جاری کر اکر انکو فائدہ پہونچائیں چنانچہ اسکی مثال میں دو اصحاب کا ذکر خیر اسی پرچہ میں کیا تھا آج ہم پھر ایک ایسے صاحب کا ذکر خیر کرتے ہیں جنہوں نے دو پرچے ..... طالبعلموں کے نام جاری کرنیکی ہمکو اجازت دی .....

مولوی چکڑالوی اور حدیث نبوی

گذشتہ سے پیوستہ

چکڑالوی صاحب نے دوسری حدیث پر مندرجہ ذیل الفاظ میں اعتراض کیا ہے:-

"(۳) نماز ظہر کے بارہ میں بخاری کی ایک حدیث ہے جس میں اس نماز کو گرمی کے موسم میں ٹھنڈا کر کے پڑھنے کا حکم ہے اور وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہے حدیث ذیل میں نقل کی جاتی ہے:-

عن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اشتد الحر فابردوا بالصلوۃ فان شدۃ الحر من فیح جہنم واشتکت النار الی ربہا فقالت یا رب اکل بعضی بعضا فاذن لہا بنفسین نفس فی الشتاء ونفس فی الصیف وهو اشد ما تجدون من الحر واشد ما تجدون من الزمہریر
(بخاری مطبوعہ انصاری ... کتاب ... باب الابراد بالظہر فی شدۃ الحر)

ترجمہ:- ابی ہریرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا آپ نے کہ جب گرمی سخت ہو تو نماز ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہے حال یہ ہے کہ نار جہنم نے اپنے رب سے شکایت کی اور کہا کہ اے رب میرے بعض حصے نے بعض حصے کو کھا لیا۔ پس اسکو دو سانس لینے کی اجازت دی۔ ایک سانس سردی کے موسم میں اور ایک گرمی کے موسم میں اور یہی دوزخ کا گرما والا سانس ہے جسکی وجہ سے تم اس موسم میں گرمی کی شدت پاتے ہو۔ اور سرما والا سانس ہے جسکی وجہ سے تم اس موسم میں سردی کی شدت پاتے ہو۔

(۱) اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ طبقہ زمہریر کے سانس لینے سے شدید سردی اور طبقہ نار کے سانس لینے سے سخت گرمی ہوتی ہے۔ (۲) اور چونکہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ ہے۔ اس لئے شدت گرمی کے وقت نماز ظہر نہیں پڑھنی چاہئے۔

(۳) کیا نبی بھی اس بات کو نہیں جانتے کہ سورج کی دھوپ سے گرمی ہوتی ہے۔ جس وقت دھوپ تیز ہو۔ اس وقت گرمی بھی تیز ہوتی ہے اور جس وقت دھوپ کم ہو۔ اس وقت گرمی کم ہوتی ہے یہ ایسی بات ہے جسکو ساری دنیا جانتی ہے۔ بچے بوڑھے سب گرمی و سردی کی کمی بیشی کی وجہ دھوپ کی کمی بیشی جانتے ہیں کیونکہ یہ روزمرہ کا واقعہ اور ظہور قدرت اور بداہت اظہر من الشمس بات ہے لیکن ایسے صریح مسلمہ امر کے خلاف اور تمام دنیا کے خلاف حدیث کے عاشق یہی کہیں گے کہ گرمی و سردی دوزخ کے سانس لینے سے ہوتی ہے۔ معاذ اللہ! حاش للہ! انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حدیث کی محبت نے ان لوگوں کے دلوں کو اندھا کر دیا ہے صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَہُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ اور یہ نہیں سمجھتے کہ یہ کیسی لغو اور بیہودہ بات کہتے ہیں جسکو عقل سلیم ہرگز تسلیم نہیں کرے گی۔ کوئی دیوانہ ملے تو مانے۔ اگر گرمی دوزخ کے سانس لینے سے ہے تو دوپہر کے وقت جب سورج سر پر ہوتا ہے اسوقت کیوں زیادہ ہوتی ہے؟ اور صبح کے وقت کیوں تھوڑی ہوتی ہے؟ کیا اسوقت دوزخ کا ایندھن کم پڑ جاتا ہے؟ یا آگ کو بھڑکانے والے فرشتے سو جاتے ہیں؟ میں ایک اور بات پوچھتا ہوں کہ جب پنجاب میں جون و جولائی کے مہینوں میں دوزخ کے سانس سے گرمی ہوتی ہے تو انہی دنوں میں ممالک یورپ سویڈن ناروے وغیرہ میں سخت سردی کیوں ہوتی ہے۔ کیا دوزخ گرم اور ٹھنڈا سانس ایک ہی وقت میں لیتا ہے کہ گرم سانس پنجاب وغیرہ میں پہنچ جاتا ہے۔ اور ٹھنڈا یورپ میں۔ اگر ایسا ہے۔ تو یہ امر بھی اس حدیث کے خلاف ہے کیونکہ اس کے مطابق دوزخ دو سانس یکے بعد دیگرے دو موسموں میں لیتا ہے۔ بہرحال اس حدیث کا مضمون لغو۔ خلاف واقعہ اور بیہودہ ہے۔ معاذ اللہ منہا۔" (رسالہ ... تاریخ ...)

اس حدیث کا مطلب بیان کرنا ہی فیصلہ کن ہے۔ جسقدر اعتراضات کئے گئے ہیں سب کے سب مضمون کی بے سمجھی سے پیدا ہوئے ہیں۔ اسلئے بحکم مَنْ جَہِلَ شَیْئًا عَادَاہُ یعنی جو کوئی کسی مطلب کو نہیں سمجھتا وہ اس سے ناراض ہوتا ہے۔ اصل مضمون بتانے سے پہلے ایک تمہید کا بیان ضروری ہے جو محض عقلی ہے۔

دنیا میں جسقدر معاملات ہیں سب کے لئے کوئی نہ کوئی علت ہوتی ہے لیکن ان علتوں کے لئے بھی کوئی علت ہوتی ہے مگر وہ علت العلل اپنے

معلول کی نسبت تو علت قریبہ ہوتی ہے۔ مگر معلول بعید کی نسبت علت بعیدہ کہلاتی ہے۔ اب اسکو ذرا مثال سے سمجھئے کہ روٹی کے پکنے کیلئے علت قریبہ گرم توا ہے اور توے کیلئے علت قریبہ آگ ہے۔ مگر روٹی کی نسبت آگ علت بعیدہ ہے لہٰذا اوقات ظاہر بین علت بعیدہ سے غفلت کرکے علت قریبہ ہی کو اصل سمجھ جاتے ہیں۔ لیکن دور بین سے ایسی غلطی دور ہے۔

پس کچھ شک نہیں کہ دنیا میں گرمی کی شدت بوجہ سورج کے قریب و بعید ہوتی ہے۔ اور اس سے انکار کرنا ایک بدیہی بات کا انکار کرنا ہے۔ مگر کیا اتنے ہی سے سوال ختم ہو جاتا ہے اور آگے نہیں چل سکتا؟ کہ سورج کی گرمی کیلئے علت کیا ہے۔ جبکہ دنیا میں علت و معلول کا سلسلہ خدا نے وابستہ کر رکھا ہے۔ ہر ایک حادثہ کیلئے علت ہے۔ پھر اس علت کیلئے بھی کوئی علت ہے جسکو علت بعیدہ کہا جاتا ہے۔ پس اسی علت بعیدہ کی طرف اس حدیث میں اشارہ ہے۔ کہ گرمی کیلئے علت العلت جہنم کی حرارت ہے۔ جس نے سورج کو مثل توے کے گرم کر دیا ہے۔ مگر نہ ہر وقت جہنم چھوڑتا رہتا ہے۔ بلکہ جیسا کہ ماضی کا صیغہ حدیث مذکور میں بتلاتا ہے صرف ایک ہی دفعہ ایسا ہونے سے سلسلہ چل پڑا ہے۔ جیسے ایک ہی دفعہ گولی چلانے سے گولی میں حرکت آجاتی ہے۔ اگر آپ ظاہر بینوں کی طرح گرمی کی علت بعیدہ سے انکار کریں گے تو آپ سے کیا تعجب ہے کہ آپ روٹی پکنے کے لئے آگ کی علت سے بھی منکر ہو جائیں۔ اور گولی کی زد کو بندوقچی کی طرف نسبت نہ کریں۔ جو آپ جیسے محقق کی شان سے بہت مناسب ہے۔ لیکن دور اندیش شائد ایسا نہ کریں گے بلکہ آپکو یہی سبق دیں گے۔ کہ

گرچہ تیر از کمان ہمیگذرد ✤ از کماندار داند اہل خرد

اصل غلطی آپکو یہ لگی۔ کہ آپنے جہنم کو گرمی کے لئے علت قریبہ سمجھا حالانکہ ایسا سمجھنا سمجھ سے دور ہے۔ پس اتنی ہی تقریر سے آپکے کل اعتراضات بیخ و بن سے اکھڑ گئے۔

اور سنئے! گرمی اور سردی چونکہ دونوں ضدین ہیں اسلئے انکا تقاضا یہی ہے کہ ایک دوسرے کو دبائے۔ پس جس کسی کا زور پہنچ سکتا ہے۔ وہی دبا لیتی ہے جسوقت چند مہینوں سورج سمت الراس (خط استوا) کے قریب آتا ہے اسوقت وہ اپنا اثر یہاں دکھاتا ہے۔ مگر دوسرے ملکوں میں جنکا نام آپنے لیا سمت الراس سے دوری کی وجہ سے گرمی میں کمی رہتی ہے تو سردی غالب آجاتی ہے دوسرے ملکوں کا نام تو آپ کے ایڈیٹر نے محض اپنی جغرافیہ دانی جتلانے کو لکھدیا۔ ورنہ شملہ اور کشمیر کہدیتے تو آسان تھا۔ لیجئے ہمارا شکریہ کیجئے کہ ہمنے آپکو دور جانے کی تکلیف نہیں دی۔ میں حیران ہوں کہ آپ نے ایسی بار یک بحث اٹھاتے ہوئے آگ اور پانی کی نسبت پر غور نہیں کیا۔ کہ آگ پانی کو ایسا تپاتی ہے۔ کہ بدن پر گرے تو بدن جلا دے۔ مگر کیا اسکی ذاتی برودت معدوم ہو جاتی ہے کیا اسی آگ کو پانی پر ڈالیں تو آگ نہیں بجھیگی۔ کیا تھوڑی دیر اسی پانی کو آگ سے الگ کر دیں تو سرد نہیں ہو جائے گا۔ پس ٹھیک اسی طرح جبتک جس جس ملک میں سورج کا مقابلہ رہتا ہے گرمی رہتی ہے جتنا دور ہوتا ہے اتنی ہی اصل برودت آجاتی ہے۔ جیسا کہ ضدین کا دستور ہے۔

پھر آپ لکھتے ہیں۔ کہ سردی کی شدت بھی تو دوزخ کے سانس سے ہے۔ پس سردی کے موسم میں کیوں صبح کی نماز میں تاخیر نہیں کیگئی؟ چہ خوش! بھلا مولوی صاحب سردی کی تکلیف کا انتظام تو کپڑوں سے ہو سکتا ہے مگر گرمی کا کیا انتظام؟ کیا آپکو اس سے بھی انکار ہے کہ ایک شخص سخت سردی میں کپڑے پہن کر نماز پڑھے اور ایک شخص سخت گرمی میں پسینہ بہتے ہوئے۔ دونوں کا خشوع ایک سا ہوگا؟ بھلا اور تو جانے دیجئے ہندوستان میں عموماً اور آپ کے لاہور میں خصوصاً سخت سردیوں میں تو جلسے ہوتے ہیں۔ مگر گرمیوں میں کیوں نہیں ہوتے۔ اس لئے کہ گرمی کی تکلیف ہی ایسی ہے۔ کہ بے چین کر دیتی ہے۔ پھر آپ لکھتے ہیں کہ بالفرض گرمی کی سختی دوزخ کی بھاپ سے ہی سہی تو بھلا اسوقت نماز سے کیوں روکا گیا۔ اگر دوزخ کی تیزی خدا کے غضب کی علامت ہے تو اسوقت تو ضرور ہی خدا کے آگے عاجزی کرنی چاہیے اور نماز پڑھنی چاہیے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ نے واقعی حدیث کو نہیں سمجھا۔ مولانا یہ تو پوچھ لیتے

ahmadimuslim.de

کہ یہ مخالفت جو حدیث میں آئی ہے۔ کس قسم سے ہے شرعی ہے یا شفقتی ایسی کھوج اور کنج کاؤ مخالفت شرعیہ میں ہوتی ہے۔ گو اس میں بھی اسپر امر موقوف نہیں ہوتا۔ کہ علت معلوم ہو بھی تو اطاعت ہے۔ لیکن نہی شفقتی تو ہرگز اس سوال کی متحمل ہی نہیں ہو سکتی یہاں پر جو نہی ہے تو بطور شفقت کے ہے جو تکلیف پر مبنی ہے اسی لئے سب علماء کا مذہب ہے کہ سخت گرمی میں بھی نماز پڑھنی جائز ہے گو اہل حدیث اور شافعیہ کے نزدیک اولی ہے اور تبرید جائز ہے اور حنفیہ کو نزدیک ابراد اولی ہے۔ مگر جواز میں تو کسی کو کلام نہیں۔ پس جب وقت نماز پڑھنے میں سخت تکلیف تھی۔ اسوقت شارع علیہ السلام نے محض شفقت سے منع فرمایا۔ مگر نہ ایسا کہ اوسوقت نماز پڑھنا حرام ہے۔ بلکہ بطور شفقت کے فرمایا۔ کہ اس سے بعد پڑھ لیا کرو۔

ہاں یہ خوب کہا۔ کہ اگر کسی حدیث میں بالفرض یہ لکھا ہو کہ آفتاب مشرق سے نہیں بلکہ مغرب سے نکلتا ہے۔ تو حدیث کے شیدا فدا آنکھیں بند کرکے ایسی حدیث کو بھی صحیح مان کر تسلیم کرلیں گے۔ بیشک اگر صحیح روایت سے ثابت ہوگی۔ تو سر دست قربان لینگے۔ اور تعلیم اس کی وجہ دریافت کریں گے۔ آپ اسپر غور نہیں کرتے۔ کہ آپ کے معتقدوں نے آپکی تعلیم کے مطابق کس طرح صحیح بخاری کی تعلیم کے لئے دس ہزار کی جائیداد وقف کرنے کا اشتہار دیا تھا۔ آج وہی آپ ہیں اور وہی وہ ہیں کہ بیچارے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو بے نقط سناتے ہیں اور سنتے ہیں۔ اور اسی کتاب پر منہ پھاڑ پھاڑ کر اعتراض کرتے ہیں۔ اور آپ بھی کہتے جاتے ہیں اور وہ بھی سنتے جاتے ہیں۔ کسی کو مجال نہیں۔ کہ آپ سے پوچھے۔ کہ مولانا صاحب اُسوقت آپ کس تحقیق پر تھے اور آج آپ کس خیالی پلاؤ کے دانے نکال رہے ہیں۔ جب آپ کے معتقدوں کا یہ حال ہے۔ حالانکہ وہ اتنی عمر میں کئی ایک کے مرید بنے۔ اور کئی ایک کے ساتھ اُن کو حسن اخلاص پیدا ہوا۔ لیکن جن بندگان خدا کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حسن عقیدت ہو۔ وہ کیونکر نہ تسلیم کریں۔ کہ جو کچھ خدا کے رسول نے فرمایا ہے۔ بجا ہے۔ آہ ے

کیا تجھ سے کہوں حدیث کیا ہے ٭ دردانۂ درج مصطفےٰ ہے

صوفی و عالم و حکیم دینی ٭ کرتے رہے اسی کی خوشہ چینی

(باقی دارد)

اصلاح رسومات جدیدہ

گذشتہ سے پیوستہ

سنئے! سب سے اول جس جگہ معاملہ ٹھیرے موافق حیثیت کے لڑکی پر چڑھونا چڑھایا جاتا ہے۔ پھر منگنی کی رسم ادا ہوتی ہے یعنے لڑکے کی طرف سے کچھ میوہ وغیرہ اور لڑکی کی طرف سے گلوریاں چھلا انگوٹھی۔ پھر یا تو صرف نکاح ہو جاتا ہے یا نکاح رخصتی دونوں ایکساتھ ہر حال رخصتی سے ایک یوم قبل لڑکی کی طرف سے مٹکیاں جاتی ہیں۔ ایک میں دہی اور اوپر مچھلیاں اوپر بندھی ہوئی دوسری میں پھولی تیسری میں سبزی اور باقی میں کچھ شیرینی خواہ ۲۰۰ مٹکیاں ہوں یا ۱۰۰ یا کم و زائد۔ اور ایک خوان میں لڑکی کا جوڑا چوڑیاں اور نتھ ہوتی ہے اور انگریزی دیسی باجا بھی ہوتا ہے۔ پھر دوسرے روز برات جاتی ہے۔ باجے ناچ۔ آتشبازی کا تو ذکر ہی نہیں۔ یہ تو علے العموم ہوتا ہے۔ اور برادری کا کھانا بھی قبل رخصتی کے ہو جاتا ہے۔ مگر دولہا صاحب کی حالت ملاحظہ ہو۔ ایک زرد یا جامہ جسم پر اور سر پر ایک عماموں کی نسل۔ ایک گھوڑی پر سوار۔ سر پر ایک بڑا سا پھولوں کا سہرا۔ ہاتھ میں کنگن۔ جب نقال صاحب لڑکی کی طرف جاکے بیٹھے تو سب نے شربت پیا جسکے واسطے پہلے سے شکر بھیج دی جاتی ہے۔ پھر کھانا کھایا گیا۔ اب وقت نکاح کا آیا۔ حجام نے دولہا کو رنگین کپڑے پہنا کر سہرا باندھا۔ گلبدن کا پاجامہ زیب بدن ہوا اب پوری پورے نقال بنگئے قاضی آئے بجائے خطبہ کے لگے آمنت باللہ پڑھانے۔ اُن سے کوئی پوچھے کہ کیا مسلمان کرنے آئے ہو۔ مگر نہیں بیشک مسلمان ہی کیا جاتا ہے۔ غریب گھر سے یہاں تک شرک کا مجسم بنا ہوا آیا۔ آج بھی مسلمان نہ ہو ـــ مگر تعجب یہ ہے کہ شرک کا نہ لباس اتارا

ahmadimuslim.de

نہیں جاتا - خیر کلمہ پڑھا کر لگے کانوں میں نام بتلانے اور قبول کرانے اسکے بعد مہر میں جھگڑا اٹھا - کوئی بولا سوا لاکھ کوئی ایک لاکھ جو سب سے مہذب تھے کہنے لگے - مہر شرعی باندھو - یا اللہ یہ مہر شرعی کیا چیز ہے! اجی جو لڑکی کی پھوپھی کا مہر بندھا تھا اس سے کم ہونا تو خلاف شرع ہے - پھر کون بولے لیجیئے وہ بھی ہو گیا مگر دولہا کی بھی نیت کہ کون ادا کرتا ہے - ہمنے تو اتنے روپے دیکھے بھی نہیں - باندھ دو بھائی جتنے جی میں آویں - ادا تھوڑا ہی کرنا ہے - حالانکہ بموافق حکم شرع کے مہر بھی ایک قرض ہے ضرور ادا کرنا چاہئے - مگر ناظرین انصاف کیجئے کون ایک لاکھ روپیہ ادا کرے - کہاں سے لائے - جب یہ معاملہ بھی طے ہو گیا - تو صبح کو اندر سے عورت آئی - کہ چلو دولہا صاحب تمکو اندر بلایا ہے جب گھر میں قدم رکھا - تو شامت آگئی - وہاں کا بھی حال سنئے - چاروں طرف پر بچھڑوں کا جمگھٹ نہ کسی کا لحاظ نہ شرم (یہ تو مشہور ہے کہ دولہا سے پردہ نہیں اگر کسی نے کیا بھی تو جھانکنے سے تو بعض رہ نہیں سکتی) دولہا صاحب گھیا نیچے تخت پر بیٹھے ہیں پاس ہی کو دولہن صاحبہ اور ڈومنی بھی موجود ہے وہاں پر رسمیں شروع ہوئیں - دولہن کی ماں نے دولہا کے سرہانے پر برتن رکھکر پانی پیا عورتوں میں دولہا کے سر پر قفل بند کیا - اگر متع لگا - تو دولہن کو پاپوش بھی سر پر چبا دی - آرسی مصحف ٹوٹنوں کی رسم ادا ہوئی - دولہا کو مصری کھلائی گئی اور بل کھلایا گیا - (دولہن کی ہوئی میں کلاوہ بندھا ہوتا ہے - اسکو دولہا ایک ہاتھ سے کھولتا ہے اور ایک ہی ہاتھ سے دولہن کے پاجامہ میں کمر بند ڈالتا ہے) مہندی سر پر لگایا گیا شربت یا دودھ پلایا گیا - (دراصل عورت کے رومال دھو کر نہایا جاتا ہے حرام حلال کا کچھ خیال نہیں) رسم سلامی کی ادا ہوئی (دولہا کو سلامی میں روپیہ ملتا ہے) دولہا صاحب نے عورت کو جوتی اٹھا کر فنس میں رکھی اور سوار ہو کر اپنے مکان پر رخصت کرا کر لائے - وہاں آکر دولہا دولہن کی مٹھی کھولی - اور ہاتھ پر کھیر رکھکر کھائی - پھر جو تھے روز دولہا صاحب کی دعوت کا دن آیا - اس میں یہ ہوتا ہے - کہ قبل دعوت کے عورت مرد ملکر خوب کھیلتے ہیں - اور ایکدوسرے کو مارتے

ہیں - پھر دعوت کھاتے ہیں - اسکے بعد چالوں کی رسم ہے آخرش جب ابتدائی عمر سے جوانی تک شرک میں پھنسے رہے تو وہ بجز شرک کے اور کیا کریں گے - اور انہوں نے بھی اپنی اولاد سے کرنا شروع کیا - اگر زیادہ دیندار ہوئے - تو گیارہویں پاک اور مولود بھی کہ شریعت میں بدعت ہے ہر سال کرنا شروع کر دی - یہ حالت تو شادی کی تھی - اب موت کا حال سنئے - شریعت محمدیہ میں (اگر کوئی مرجاوے) تو یہ حکم ہے - کہ تجہیز و تکفین میں جلدی کرے اور غسل دیکر اور کفنا کر (مرد کو ۳ کپڑے اور عورت کو پانچ اور بوقت ضرورت جو میسر ہو) جنازہ کی نماز پڑھائے - اور دفن کر دے - خیرات کرنے کے واسطے کوئی دن مقرر نہیں - جب اور جس قدر میسر ہو - خیرات کرے - جو چاہے پکا کر بخشے - جسکے یہاں کوئی مرجاوے اسکے ہاں تین دن کھانا بھیجنا اچھا ہے - تمام لوگوں کے واسطے ۳ یوم تک سوگ جائز بعد کو حرام بخلاف زوجہ کے کہ اسکے مرنے سے زوجہ کو ۴ ماہ ۱۰ یوم تک سوگ کرنا چاہئے - اور دل سے غم کرے - اگر آنسو نکلیں دے تو مضائقہ نہیں - ... وہ اور فضول رسمیں یہ ہیں - کہ مردہ کے پیچھے دوسرے کی بیاد رائے جانماز کرنا - جتنے مہمان آویں - اُن کی کھانے کی فکر کرنا چلا کر رونا - تین روز سے زائد سوگ کرنا - بسیار بچھانا - کھانا سامنے ہاتھ اٹھا کر فاتحہ کرنا - تیسرے روز چنے پڑھنا اور پڑھنے والوں کو کھانا - برسی ششماہی دسواں بیسواں چالیسواں تیجا کرنا ۳ یوم تک جاوے پر فاتحہ دینا - سال بھر برابر ہر جمعرات کو فاتحہ کرنا اور ہر جمعرات کا کھانا علیحدہ مخصوص کرنا - بعض جگہ مرکا نہ پڑنا سویاں ٹپریاں نہ بنانا - کڑاہی نہ چڑھانا - افسوس نادانوں نے اسلام میں یہ بیہودہ رسمیں جاری کر رکھی ہیں - اور غیر قوموں کو موقع دیا جاتا ہے - کہ وہ اعتراض کریں - سیدھا سادہ اسلام کو پیچیدہ بنا دیا ہے - افسوس جن رسموں کے مٹانے کو رسول اللہ صلعم تشریف لائے تھے وہی جاری کر دی گئیں - کوئی صاحب بیوہ کی شادی کو منع کرتا ہے - کوئی ... کے حامی ہیں - کسی نے قبروں کو سجدہ شروع کر دیا ہے - غرض طرح طرح کے بیہودہ ... (باقی)

کا نام بدنام کرتے ہیں۔ قبروں پر سجدے کئے جاتے ہیں جنکا نام عرس رکھا گیا ہے۔ چراغ جلاتے ہیں۔ پختہ قبریں بنائی جاتی ہیں بڑے بڑے عالیشان مقبرے بنائے جاتے ہیں۔ ایک تو خرچ بیجا۔ دوئم فعل حرام نہ خدا کا خوف نہ رسول کی شرم۔ یا اللہ مسلمانوں کو ہدایت نصیب کر۔ آمین ثم آمین

(راقم محمد رفعت اللہ خان شاہجہانپوری)

نیچر غیر محدود ہے

اگرچہ اللہ جلشانہ اپنی قدرت کاملہ کے کرشمے اور آیات بینات وقتاً فوقتاً ظاہر کرتے رہتے ہیں جنکے ملاحظہ سے مومنوں کو ایقان اور ایمان کی پختگی حاصل ہوتی ہے لیکن کور چشمان کی بیماری (جنکو بارہ مہینے دن کے بھی رات ہی نظر آتی ہے) بڑھتی جاتی ہے کسی طرح وہ رو با صلاح نہیں ہوتی۔ لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ اپنے اتمام حجت کے واسطے اپنے آثار قدرت خرق العادت گاہے گاہے دکھاتے ہی رہتے ہیں۔ لہٰذا ہم لوگوں کو جو خدا کی قدرت کاملہ کا انکار کرنیوالے ہیں۔ اور انکو جو قانون قدرت کو اپنی عقل ناقص کے احاطہ میں محصور کرنا چاہتے ہیں۔ اور وہ خداوند کریم کو معطل نکما اور بیکار جانتے ہیں (اور کہتے ہیں کہ اسنے جو کچھ کرنا تھا کر چکا اور جس طور پر عالم اسباب کو چلانا تھا۔ چلا چکا۔ جو طریق پیدائش کے سوا کسی دوسرے طریق سے پیدا نہیں کر سکتا۔ جو جو صورتیں اور ہیئتیں ہم دیکھتے ہیں۔ اور ہمارے پیش نظر ہیں۔ ان کے سوائے دوسری صورت یا ہیئت کا پیدا ہونا ہی مشکلات سے ہے) دعوت عام دیتے ہیں۔ کہ ہمارے پاس آویں۔ کہ ہم انکو خداوندی قدرت کا کرشمہ دکھا دیں۔ جسکو دیکھکر بے ساختہ منہ سے نکلتا ہے کہ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔ ہمارے قریب ہی ایک شخص عبداللہ لکڑی فروش کی دوکان ہے۔ جس نے مرغی کے نیچے چند انڈے واسطے لینے بچوں کے رکھے مدت معہودہ کے بعد بچے نکل آئے جنمیں سے ایک بچہ چار ٹانگوں والا ہے جسکو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسکے دھڑ کے دو حصے ہیں۔ ایک تو معمولی جیسے عام مرغوں کا ہوتا ہے۔ اور اسی حصہ میں بیٹ کرنے کا سوراخ ہے۔ مگر درمیان میں نہیں۔ ایک طرف اور دوسرے حصے میں دو ٹانگیں اور ٹانگیں اوپر پیچھے جنکو ہر وقت اٹھائے رکھتا ہے۔ مگر بعض وقت ان دوسری ٹانگوں اور پنجوں سے بھی کام لیتا ہے یعنی اُن کے بل کھڑا ہو سکتا ہے۔ لیکن زیادہ نہیں ٹھیر سکتا۔ غرضیکہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے اور جسکو دیکھکر خدا کی قدرت یاد آتی ہے اور ماننا پڑتا ہے۔ کہ:۔ ان اللہ علیٰ کل شیء قدیر۔ جس صاحب نے دیکھنا ہو۔ اس پتہ پر آوے:۔ کٹڑہ کرم سنگھ نمبر دکان عبداللہ متصل دکان اللہ بخش مدارسی چکن دوز امرتسر۔

راقم۔ (مولوی) خیر الدین کٹڑہ کرم سنگھ

۲۸ نومبر ۱۹۰۸ء کے پیسہ اخبار لاہور میں بھی ایک خبر چھپی تھی کہ موضع آسا پور ضلع دربھنگہ میں مرغی سے مرغا بن گیا۔ جو تحقیق کرنے پر واقع ٹھیک ثابت ہوا تھا۔ جسکی تفصیل تفسیر ثنائی جلد دوم صد ۵۶ پر ہے۔

افسوس ہماری تعلیم یافتہ آریہ پارٹی اور نیچری خدا کے نیچر کو اپنے سے ناپنا چاہتے ہیں (ایڈیٹر)

تقریظ

احسن البیان حدیث شریف میں ہے کہ لا تنقضی عجائبہ یعنی قرآن مجید کے عجائبات ختم نہ ہونگے اسی لئے ہمیشہ علماء اور مشائخ نے قرآن شریف سے عجیب عجیب لطائف کے فوائد حاصل کئے منشاء ایزدی کے مطابق اس زمانہ الحاد میں بھی ضروری تھا کہ قرآن شریف کے عجائبات اس زمانہ کے مطابق ظاہر ہوں سو ایسا ہی ہوا۔ کہ کتاب مندرجہ عنوان میں مصنف نے احادیث اور اقوال مشائخ سے آیات قرآنیہ کے فوائد بڑی تفصیل سے لکھے ہیں۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ اصل قیمت ۱۲ مطبع النبی بانکی پور ضلع پٹنہ سے مل سکتی ہے۔

اصول منطق اردو۔ مصنف نے علم منطق کے متعلق اس ڈھنگ سے لکھا ہے کہ طلباء کو تھوڑی مدت میں علم منطق بخوبی آجاوے اور صحیح سمجھنے کا...

ahmadimuslim.de

استفتاء

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین ایسے شخصوں کے کہ دشمن دین کی شفیق ہوں ۔ منکران رسالت کے رفیق ۔ غیر اسلام کی عادات و معاملات پر راغب ۔ معاندین اسلام کی خوش بیانی و زباندانی کے طالب ۔ ترقی دنیا میں مفتون ۔ امور دینی میں مجنون ۔ نہ سیرت اہل اسلام کی بول چال سے ہویدا ۔ نہ دینداروں کی سی صورت شکل و لباس میں پیدا ۔ اہل اسلام سے ایک ایک جزئیات پسخت بد ہی وعداوت و اختلافات ۔ اور دشمن اسلام سے بجوش تلطف و محبت معدلات ۔ نہ دینداروں سے الفت ۔ نہ بیدینوں سے نفرت بینوا و توجروا ۔ راقم خریدار اہلحدیث

جواب: اس میں کیا شک ہے کہ برا ہے ۔ مگر آج کل تو یہ بلا عام ہے ۔ حدیث شریف کا مضمون ہے ۔ الناس کالابل المائة لا تکاد تجد راحلة یعنے لوگ اُن سو اونٹوں کی طرح ہیں ۔ جنمیں سو میں ایک بھی سواری کے قابل نہیں ۔ آہ ۔

آنکہ پرجستیم و کم دیدیم در بسیار ستی و نیست

نیست جز ایشان درین عالم کہ بسیار ستی و نیستی

سوال ۱: مسلمان خانساماں جو انگریزوں کا نوکر ہوکر خنزیر پکاتے ہیں تو انکے ساتھ مسلمان میل ملاپ رکھیں یا نہ؟

۲. استوٰی علی العرش کے معنے کیا ہیں؟ اس کا جواب مولوی ثناء اللہ صاحب کے سوا اور علماء اہلحدیث دیں ۔ کیونکہ مولوی صاحب موصوف کی رائے معلوم ہے ۔ مگر مخالفین کے اعتراضات کو ملحوظ رکھکر جواب عنایت ہو ۔ راقم خاکسار عبداللہ از موضع [illegible]

جواب ۱: فقہاء نے خنزیر کو کافروں کے حق میں مسلمان کی بکری کا حکم میں لکھا ہے ۔ پس اگر اس اصول کو مد نظر رکھا جائے تو مسلمان خانساماں کا عیسائی اور انگریز کو خنزیر پکا کر کھلانا ۔ اس حد تک بُرا نہیں ۔ کہ اس سے علیحدگی کیجاوے ۔ علاوہ اسکے علماء اہلحدیث سوال دوم کیا تھا اسکا جواب بھی جو دیں گے درج کیا جائیگا ۔

سوال: شخصے در یک بلدہ فوت شدہ ۔ اہل آن بلدہ نماز جنازہ آن خواندند واہل بلدہ دیگر میگویند کہ بغیر حضور میت نماز جنازہ آن بخواندن درست است یا نہ؟ (راقم مفتی ابو الفضل سید عباس شاہ باقرانی روڑ ضلع لاڑکانہ)

جواب: جنازہ غائب را آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خواندہ ۔ در حدیث صحیح است ۔ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعی للنجاشی الیوم الذی مات فیہ وخرج بھم الی المصلی فصف بھم وکبر اربع تکبیرات (مشکوٰۃ باب المشی بالجنازۃ) یعنے آنحضرت فداہ روحی نجاشی شاہ حبشہ را کہ مسلمان بود ۔ روزیکہ مردہ بود جنازہ غائب خواندند ۔ بمقابل این صحیح حدیث صریح حدیث وارد نشدہ ۔ کہ دران منع از جنازہ غائب باشد علاوہ ازیں اگر بقاعدہ متفقہ فقہاء غور کردہ شود ۔ امر اسہل باشد کہ جنازہ دعا است برائے میت ۔ پس مثل دعا حاضر غائب بر طور جائز باشد ۔ والعلم عند اللہ ۔

سوال: ۱ بعد نکاح کے حضار مجلس کو چھوہارے (خرمہ) اور شیرینی مثل بتاشے خواہ مصری تقسیم کرنا سنت ہے یا بدعت جواب مدلل ہو ۔ ۲ اگر عقد شادی (نکاح) میں غیر اقوام ہنود شریک ہوں تو بعد عقد شرعیہ کے اُن لوگوں کو ناریل (نارجیل) یا مثل گلدستہ ، ہار پھول تقسیم کرنا جائز ہے یا نہ ۔ ۳ غلہ کی زکوٰۃ کے عوض اُسکی قیمت نرخ بازار کے مطابق فقراء و مساکین کو دینا درست ہے یا نہیں علی ہذا القیاس صدقہ فطر کی بجائے قیمت دینا بھی درست ہے یا نہ ۔ ۴ گوشت عقیقہ کا غیر اقوام مثل حجام و دھوبی وغیرہ جو اس ملک میں کفار ہیں دینا درست ہے یا نہیں؟ (راقم محمد سعید عزیز الدین خریدار ۱۲)

جواب ۱: نکاح کے وقت شیرینی کا تقسیم کرنا میرے علم میں ثابت نہیں ۔ لیکن بطور خوشی بلا نیت ثواب تقسیم کیجاوے ۔ تو منع بھی نہیں عجب نہیں کہ آنحضرت کے زمانے میں جو لوگ کھجوروں سے کرتے تھے اُسی کو وقت نکاح کرنے کا طریق ہو گیا ہے ۔ ۲ غیر اقوام ہندوستانہ طور پر اگر دیں تو کوئی حرج نہیں خدا فرماتا ہے ۔ لا ینھاکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروھم وتقسطوا الیھم ان اللہ یحب المقسطین (پ ۲۸ ع ۸) یعنے جو کافر تم سے لڑتے نہیں اُن سے سلوک اور انصاف سے پیش آنا تمکو منع نہیں ۔ خدا انصاف کرنیوالوں سے محبت کرتا ہے ۔ جائز چیز کا استعمال جہانتک ہو کرلیں ۔ ۳ علماء کا اختلاف ہے بعض ہم

انتخاب الاخبار

مدراس میں ایک متمول برہمن نوجوان مسٹر راجارام نے کارخانہ چرم جاری کیا ہے (انجام کو سوچتے ہے - خدا کی شان!)

کراچی میں ایک خوبصورت بدچلن عورت پر چھ سات آدمی فریفتہ تھے۔ وارثوں کو نامحرموں کی نگاہ بازی شاق گذری - تین کو قتل کر دیا سامنے عورت نے اپنے آشناؤں سے مل کے انہی وارثوں کے چھ آدمی قتل کروا دیئے (بے پردگی کی برکت)

جاپان نے قواعد خبر رسانی کے اور بھی سخت کر دیئے ہیں نہ فقط تار برقی کے پیغامات بخوبی دیکھے جاتے ہیں - بلکہ پرائیوٹ خطوط بھی دیکھ بھال سے نہیں بچتے - ہر ایک خط کو کھول کر پڑھ لیتے ہیں۔

ٹرکی سپاہ اور بلغارین کے ایک جنگ میں بلغاری سخت پچھلے گئے تھے اسلئے بلغاری سخت خوف زدہ ہیں - ترکی فوج کا دستہ اگر ان کے پاس سے گذر جائے تو سُن ہو جاتے ہیں۔

نواب احمد علی خاں صاحب بہادر رئیس مالیر کوٹلہ ۱۱ اپریل کو بوجہ طاعون سو آدمیوں کے ہمراہ دہلی میں تشریف لائے اور کشمیری دروازہ لالہ سلطان سنگھ صاحب رئیس دہلی کی کوٹھی میں قیام پذیر ہوئے (کیا موت سے بھاگ سکتے ہیں :- اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ :) یہ دنیا کی محبت کے نتائج ہیں

۲۳ - **اپریل** کو آنریبل مسٹر ٹامسن مدراس کے گورنر ہو گئے اور مسٹر جی ایس وزیر کونسل کی خالی اسامی کو پر کریں گے۔

گزشتہ بدھ کے روز موضع پولیس حیدر آباد سندھ کے ایک سپاہی نے صوبیدار میجر ابراہیم خاں پر - پھر ایک منشی موتی چند پر گولی چلائی جسکے کہ ہر دو پر خفیف سے زخم آئے اُس نے چار اور گولیاں بھی چلائیں - مگر کسی کے نہ لگیں - سپاہی زیر حراست ہے (کیا دیوانہ تھا؟ یا کوئی تعاقب؟)

چاؤنگ کے سوداگروں اور بیوپاریوں کا ایک بہت بڑا جلسہ کلکتہ کے ... میں منعقد ہوا تھا جس میں ... تجارت ... مدار پر حصول

بڑھانے کے خلاف آواز بلند کیگئی + (کون سنتا ہے فغان درویش)

قانون رازداری کا نفاذ آسام میں ہو گیا کسی سرکاری کلرک یا عہدہ دار کو کسی اخبار کے ایڈیٹر سے خط و کتابت کرنے کی اجازت نہیں رہی - خواہ اُن کا آپس میں کیسا ہی گہرا تعلق کیوں نہ ہو۔

سمالی لینڈ میں جنگ و جدال کچھ عرصے تک ملتوی رہیگی اس لئے تمام فوجیں ہندوستان کو واپس آ رہی ہیں - (ہم پہلے ہی جانتے تھے)

۲۴ - اپریل کو اتوار کے دن مسلمانان موچی دروازہ لاہور نے چند نیاز بکالیں اور تمام شہر میں گشت لگاتے ہوئے کلمہ شریف کا ذکر کرتے تھے پڑھتے تھے دفعیہ طاعون کے لئے نفل بھی پڑھے خلقت کا اندازہ پندرہ بیس ہزار کے درمیان تھا - (کیا یہ سنت ہے یا محض ایجاد بندہ)

پاؤنیر کو کابل سے معلوم ہوا ہے - کہ بی بی حلیمہ والدہ سردار احمد خان اور امیر صاحب کے درمیان پھر رابطۂ اتحاد قائم ہو گیا ہے - نوعمر سردار کو کابل کی فوج تاجہ کی کمان عطا کی گئی ہے (افسوس امیر صاحب بھول گئے سے ہرانو جہاندیدگاں کار کن + کہ صید آزمودہ است گرگ کہن)

جاپان میں صیغہ جنگ امیدواران مجاہدین کی درخواستوں سے بھر گیا ہے جو میدان جنگ کو جانا چاہتے ہیں اور ۵ لاکھ مجاہد ابھی سے بصورت ضرورت میدان میں نکلنے کیلئے تیار ہیں۔ (شاباش حب الوطنی)

جاپان کے اندر ہر قسم کا امن و امان ہے - اور سوداگر یا سیاح جو جاپان کا سفر کریں گے - بوجہ جنگ اُنہیں کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوگی۔

روسی تسلیم کرتے ہیں کہ دریائے یالو پر ایک لڑائی میں ان کے ۱۲۰ - آدمی مارے گئے۔

امیر البحر الگزیف نے استعفا دیدیا ہے - مگر زار نے یہ کہکر نامنظور کر دیا ہے - کہ یہ وقت ایسا نازک ہے - کہ ہر ایک روسی کو ملک کی خاطر اپنے ذاتی اختلافات کو نظرانداز کر دینا چاہئے - (اسلامی جنرل خالد بن ولید کی سی دور اندیشی ہے)

ڈبی بازار لاہور میں ایک خاندان کے گیارہ آدمی تھے ایک ہی دن میں گیارہ کے گیارہ بہ نہنگ طاعون چٹ کر گیا خدا کی پناہ طاعون ہے یا نہنگ

خلیفۃ الاسلام مولانا ابوالوفاء مولوی ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپ کر شائع ہوا